ادبیات:

محسوسات ماہر

نفس کی آمد و شد کا بھی کیا سہارا ہے
مریض ہجر ہے یا ڈوبتا ستارا ہے

وہ کہہ رہے ہیں "زمانہ ہے بیوفاؤں کا"
خطاب اور سے میری طرف اشارا ہے

سکوں کا نام نہ لے اس جہان فانی میں
کسی کو غم نے کسی کو خوشی نے مارا ہے

دھڑکتے دل کو جو تھاما نکل گئی اک آہ
بغیر نام لئے بھی تجھے پکارا ہے

خدا کے واسطے اے دوست! عذر خواہ نہ ہو
مجھے خوشی سے شکست وفا گوارا ہے

نہ جانے کس کے قدم چھو کے موج آئی تھی
جو تہ نشیں تھے سفینے انہیں ابھارا ہے

محبت اور ہوس میں ہے دشمنی ماہر
یہ راز وہ ہے، جو دنیا پہ آشکارا ہے